

# پاکستان اور تحریک طالبان پاکستان (ٹی ٹی پی) کے درمیان جھڑپوں کے جغرافیائی سیاسی اثرات

عبدالحمید بھٹی

پاکستان اور ٹی ٹی پی کے درمیان تیزی سے بگڑتی ہوئی سیکورٹی کی صورتحال اسلام آباد میں تشویش کا باعث بن رہی ہے۔ صرف 2024 میں پاکستان نے ٹی ٹی پی کے حملوں میں تقریباً 685 سیکورٹی اہلکاروں اور 915 شہریوں کو کھو دیا ہے۔ [1] پاکستانی فوج کو ہونے والے نقصانات نومبر 2022 میں ہونے والے ایک ناکام معاہدے کا نتیجہ ہیں، جس میں ٹی ٹی پی نے پاکستان پر معاہدے کی خلاف ورزی کا الزام عائد کیا اور بعد ازاں اپنے جنگجوؤں اور تحریک سے وابستہ دیگر دہشت گردوں کے خلاف شروع کیے گئے فوجی آپریشنز کی قیادت کی۔ [2] پاکستان کی شدید تشویش کے باوجود، افغان طالبان حکومت افغانستان میں ٹی ٹی پی کے محفوظ پناہ گاہوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے میں انتہائی ہچکچاہٹ کا شکار رہی ہے۔

افغان طالبان کی ہچکچاہٹ متعدد وجوہات کی بنا پر ہے جو پاکستان کے ساتھ تعلقات کو کشیدہ کر چکی ہیں۔ سویت یونین کے افغانستان پر قبضے کے بعد سے افغانوں کا پاکستان پر عدم اعتماد پاکستان کے افغانستان کی داخلی سیاست میں غیر معمولی حد تک مداخلت کی وجہ سے برقرار ہے۔ 90 کی دہائی میں مختلف افغان مجاہدین گروہوں کی پاکستان کی علاقہ حمایت، اس کے بعد طالبان کا تیزی سے افغانستان پر قابض ہونا، جسے آئی ایس آئی کی پشت پناہی حاصل تھی، اور پھر 11 ستمبر کے بعد دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ میں اسلام آباد کی بھرپور معاونت — یہ تمام عوامل افغان عوام کے دلوں میں پاکستان کے حوالے سے منفی تاثر پیدا کرنے کا باعث بنے ہیں۔ یہ تمام واقعات افغانوں میں پاکستان کے دہرے رویے اور افغانستان کے معاملے میں اس کی مصلحت پسندی کے بارے میں گہرے شکوک و شبہات پیدا کر چکے ہیں۔

ایسی منفی سوچیں پاکستان کی طرف سے افغانستان کے ساتھ سرحد کی حدود بندی کے باعث مزید پیچیدہ ہو گئی ہیں، جسے ڈیورنڈ لائن کہا جاتا ہے (افغانوں کے نزدیک یہ ایک فرضی لکیر ہے)، 2021 میں آئی ایس آئی کے ذریعے طالبان حکومت کا دوبارہ قیام، اور افغانستان میں پاکستانی فوج کی متعدد مدخلتیں — اکثر شہری ہلاکتوں کا سبب بنتی ہیں۔ ان سب کے باوجود پاکستانی حکام اکثر افغانستان سے کراچی کی بندرگاہ تک تجارتی سامان کی نقل و حمل روک دیتے ہیں، جس سے افغانستان کی کمزور معیشت کو نقصان پہنچتا ہے اور عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، 2023 میں 1.73 ملین غیر دستاویزی افغانوں میں سے 500,000 سے زائد افغان پناہ گزینوں کی زبردستی واپسی نے دونوں ہمسایہ ممالک کے تعلقات کو شدید متاثر کیا ہے۔ [3] افغان عوام میں پاکستان کے خلاف پائی جانے والی یہ گہری نفرت افغان طالبان کو ٹی ٹی پی کو قابو کرنے کے حوالے سے اپنے بارہا کیے گئے وعدوں پر عمل درآمد سے باز رکھے ہوئی ہے۔

پاکستان کے رویے نے طالبان حکومت کو دیگر ممالک کے ساتھ نئے مواقع اور تعلقات تلاش کرنے پر مجبور کیا ہے۔ مارچ 2023 میں طالبان حکومت نے ایران کے اسٹریٹجک چابہار بندرگاہ میں 35 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری کا وعدہ کیا تاکہ کراچی اور گوادری کی بندرگاہوں تک منتقلی کے راستے پر انحصار کم کیا جاسکے۔ اس کے علاوہ، چند روز قبل افغانستان کے عبوری وزیر خارجہ امیر خان متقی نے بھارتی وزیر خارجہ وکرم میسری سے ملاقات کی اور دیگر امور کے ساتھ ساتھ چابہار بندرگاہ کے ذریعے دونوں ممالک کے درمیان تجارت کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا۔ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے متقی نے اس ملاقات کو یوں بیان کیا کہ "اسلامی امارات بھارت کے ساتھ ایک اہم علاقائی اور اقتصادی شراکت دار کے طور پر سیاسی اور اقتصادی تعلقات مضبوط کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔" [4] اسی طرح، افغانستان نے روس، وسطی ایشیائی ممالک اور چین کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینے کی کوششیں کی ہیں۔ یہ ممالک افغان طالبان کے ساتھ کاروبار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے، لیکن انہوں نے رسمی طور پر طالبان حکومت کو تسلیم کرنے سے گریز کیا ہوا ہے۔

جغرافیائی حکمت عملی کے تناظر میں امریکہ نے اپنی خارجہ پالیسی کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے سرحد کے دونوں طرف کے احساسات اور جذبات کا فائدہ اٹھایا ہے۔ امریکہ نے دانستہ طور پر اپنا فوجی ساز و سامان پیچھے چھوڑ دیا تاکہ طالبان اسے استعمال کر سکیں اور افغانستان میں چھپے ہوئے یا سرحد کے قریب سرگرم علیحدگی پسند تحریکوں کو مضبوط کر سکیں۔ افغان طالبان نے ٹی ٹی پی کو ہتھیار فراہم کیے اور امریکی فوجی ساز و سامان بلوچ نیشنل ازم کی تحریکوں کو بچ دیا، جو بلوچستان میں پاکستانی فوج کے خلاف مختصر نوعیت کی جنگ لڑ رہی ہیں۔ [5] اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ پاکستان اپنی مغربی سرحد پر مصروف ہو گیا ہے اور چین کے شہریوں کے لیے سیکورٹی فراہم کرنے میں مشکلات کا سامنا کر رہا ہے جو سی پیک منصوبوں میں ملوث ہیں۔ امریکہ اور بھارت کے مفاد میں ہے کہ پاکستان نہ صرف کمزور ہو بلکہ چین کا سی پیک منصوبہ ناکام ہو جائے اور بیجنگ گوادر کو کاشغرتک سامان منتقل کرنے کے لیے استعمال نہ کر سکے، جو چین کے مغربی سکیناگ علاقے کا ایک شہر ہے۔

مزید برآں، جمیش العدل، جو ایک ایرانی بلوچ علیحدگی پسند گروپ ہے اور پاکستان میں قائم ہے، ایران کے اندر فوجی طرز کے آپریشنز کر رہی ہے۔ ایران اور پاکستان میں بلوچ قوم پرست تحریکوں کا مقصد بلوچ عوام کے لیے ایک الگ وطن قائم کرنا ہے۔ ٹی ٹی پی کی آپریشنز میں اضافہ اور بلوچ قوم پرست حملوں کا سلسلہ ٹرمپ کے دوسرے دورِ صدارت کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ ٹرمپ تہران پر سختی کے ساتھ دباؤ ڈال رہا ہے تاکہ وہ شیعہ ہلال منصوبے (Shia Crescent project) کو ترک کر دے جبکہ دوسری طرف وہ ایرانی بلوچ قوم پرست تحریکوں کو ایک ایسا ہتھیار سمجھتا ہے جس سے وہ ایران کو کمزور حالت میں لا کر معاہدہ کرنے پر مجبور کر سکتا ہے۔ اسی طرح، امریکہ ٹی ٹی پی اور پاکستان کی بلوچ علیحدگی پسند تحریکوں کو سی پیک کو ناکام بنانے کے لیے استعمال کر رہا ہے، کیونکہ ٹرمپ چین کی بڑھتی ہوئی طاقت کو روکنے کی کوشش میں ہے۔

یہ مسلم دنیا کی حقیقت ہے، جہاں غیر ملکی طاقتیں اس کے حکمرانوں کو استعمال کرتی ہیں اور باشعور اور نادان اسلامی تحریکوں کو اس طرح چالاکی سے قابو کرتی ہیں کہ اسلامی سرزمینوں کو اپنے استعماری مفاد کے لیے ٹکڑوں میں

تقسیم کر دیا جائے۔ یہ اس عظیم طاقت کو بھی ظاہر کرتا ہے جو مسلم دنیا کے پاس موجود ہے، بشرطیکہ اس کی قیادت ایک واحد رہنما کے تحت ہو، یعنی خلیفہ راشد، جو امت کو دوبارہ عزت اور وقار عطا کرے گا۔ اللہ فرماتا ہے: هُنْ كَانُ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا "جو عزت چاہے، اسے معلوم ہو کہ عزت پوری طرح اللہ کے اختیار میں ہے" [القرآن: فاطر: 10]۔

حوالہ:

Al Jazeera, (November 2022). Pakistan Taliban ends [1] ceasefire with gov't, threatens new attacks. Al Jazeera.

Available

at:<https://www.aljazeera.com/news/2022/11/28/pakistan-taliban-ends-ceasefire-with-govt-threatens-new-attacks>

VOA, (December 2024). Militancy surge in Pakistan kills [2] 1,600 civilians, security forces. VOA. Available

at:<https://www.voanews.com/a/militancy-surge-in-pakistan-kills-1-600-civilians-security-forces-/7919142.html>

BBC, (November 2023). Afghan refugees forced to leave [3]

Pakistan say they have nothing. BBC. Available at:

<https://www.bbc.com/news/world-asia-67281691>

Business Standard, (January 2025). Taliban hails India as [4] 'significant partner' after high-level talks. Business Standard. Available: [https://www.business-standard.com/external-affairs-defence-security/news/taliban-india-dialogue-chabahar-port-humanitarian-aid-refugee-125010900988\\_1.html](https://www.business-standard.com/external-affairs-defence-security/news/taliban-india-dialogue-chabahar-port-humanitarian-aid-refugee-125010900988_1.html)

Foreign Policy, (July 2023). The Taliban Are Now Arms [5] Dealers. Foreign Policy. Available at: <https://foreignpolicy.com/2023/07/05/taliban-afghanistan-arms-dealers-weapons-sales-terrorism/>

Alarabiya, (2024). What is Jaish al-Adl, the militant group [6] targeted by Iranian strikes in Pakistan?. Alarabiya. Available at: <https://english.alarabiya.net/News/middle-east/2024/01/17/What-is-Jaish-al-Adl-the-militant-group-targeted-by-Iranian-strikes-in-Pakistan->

<https://www.alraiah.net/index.php/political-analysis/item/9160-geopolitical-implications-of-clashes-between-pakistan-and-the-pakistani-taliban-translated>